خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

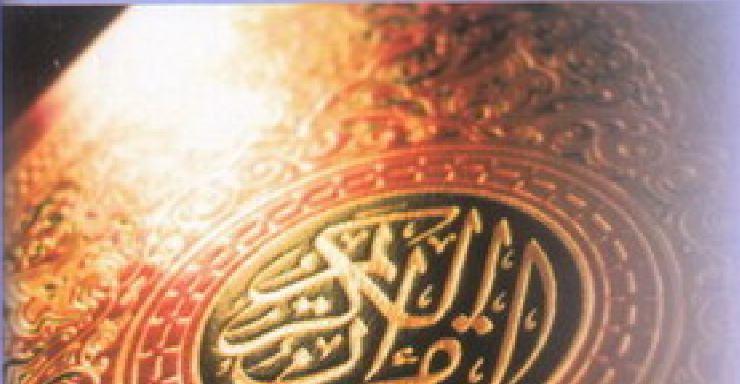

چوتھا پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

خلاصۂ مضامینِ قرآن

چوتھا پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ﴿﴾

آیت ۹۲

نیکی کا مظہرِ اوّل ...... محبوب شے کا انفاق

اِس آیت میں رہنمائی دی گئی کہ نیکی کی حقیقت تک رسائی کا ذریعہ ہے اپنی محبوب شے کو اللہ کی راہ میں پیش کر دینا۔ ساتھ ہی واضح کیا کہ اللہ کی راہ میں پیش کردہ ہر مال اور قربانی کا مقصد صرف اللہ کی رضا ہونا چاہیے۔ اللہ ہمارے ہر فعل سے واقف ہے لہٰذا دکھاوا کر کے نیکی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

آیات ۹۳ تا ۹۵

من گھڑت بات، اللہ کی طرف منسوب کرنا ظلم ہے

اِن آیات میں یہود کے ایک جھوٹ کو ظاہر کیا جا رہا ہے۔ شریعت محمدی ﷺ میں اونٹ کا گوشت حلال قرار دیا گیا۔ یہ بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھا۔ حضرت یعقوبؑ نے بوجوہ اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔ بنی اسرائیل نے حضرت یعقوبؑ کی پیروی میں اونٹ کے گوشت کو ہی حرام قرار دے دیا۔ جب شریعت محمد ﷺ میں اونٹ کے گوشت کو جائز قرار دیا گیا تو اُنھوں نے ایک طوفان اٹھا دیا کہ حرام شے کو حلال کیا جا رہا ہے۔ جواب میں اللہ نے فرمایا کہ اپنی کتاب تورات سے دلیل لاؤ کہ کہاں اللہ نے اونٹ کا گوشت حرام قرار دیا ہے؟ جو لوگ اللہ کی طرف خودساختہ شریعت منسوب کریں گے وہی ظالم ہیں۔ بہتر ہے کہ بنی اسرائیل

جھوٹ بولنا چھوڑ دیں اور اپنے جد امجد حضرت ابراہیمؑ کی پیروی کریں جو اللہ کے سچے فرمانبردار تھے اور اُس کے ساتھ کسی بھی قسم کا شرک کرنے والے نہ تھے۔

آیات ۹۶ تا ۹۷

عظمتِ کعبہ اور فرضیتِ حج

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ کرۂ ارضی پر پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لیے بنایا گیا وہ شہرِ مکہ میں واقع خانہ کعبہ ہے۔ بقولِ اقبال :

دنیا کے بتکدوں میں ، پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اُس کے پاسباں ہیں، وہ ہے پاسباں ہمارا

خانہ کعبہ بڑی مادی و روحانی برکات کا حامل ہے۔ اِس گھر کے طفیل لوگوں کے لیے رزق کے وسیع ذرائع پیدا ہوئے اور روحانی اعتبار سے ایسی بڑی بڑی نیکیوں کے مواقع میسر آئے جن کا اجر بھی کئی گنا زیادہ ملنے کی نوید ہے۔ عام مساجد کے مقابلہ میں یہاں کی نماز کا اجر ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔ یہ گھر تمام جہان والوں کے لیے ہدایت یعنی زندگی کے رخ کی تبدیلی کا ذریعہ ہے۔ اِس گھر میں اللہ کی معرفت کی کئی نشانیاں ہیں اور خاص طور پر مقامِ ابراہیم کے نام سے موسوم پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے اِس گھر کی دیواروں کو بلند کیا تھا۔ اِس گھر کے اطراف حدودِ حرم ہیں جہاں ہر طرح کا جنگ وجدال منع ہے۔ جو شخص بھی مال، صحت، امن وامان کے اعتبار سے اِس قابل ہو کہ خانہ کعبہ آ سکے، اُس پر اِس گھر کا حج لازم ہے۔ جس شخص نے باوجود استطاعت کے اِس گھر کا حج نہ کیا تو ایسا کرنا حقیقت کے اعتبار سے کفر ہے۔ حج و دیگر عبادات بندوں ہی کے لیے باعثِ خیر اور اجر وثواب ہیں۔ اللہ کو بندوں کی عبادت کی قطعاً کوئی حاجت نہیں۔

آیات ۹۸ تا ۱۰۱

اہلِ کتاب کی مسلمانوں سے دشمنی

اِن آیات میں اہلِ کتاب کے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خبثِ باطن کا ذکر ہے۔ اُنہیں

ملامت کی گئی کہ کیوں اللہ کی آیات کو برحق جانتے ہوئے بھی اُن کا انکار کر رہے ہو؟ کیوں دینِ اسلام پر بے بنیاد اعتراضات کرتے ہو اور لوگوں کو اِس کی طرف آنے سے روکتے ہو جبکہ تم جانتے ہو کہ یہی دینِ حق ہے؟ اہلِ ایمان کو آگاہ کیا گیا کہ اگر تم نے اہلِ کتاب کی بات مانی تو وہ تمہیں ایمان کی پونجی سے محروم کر کے کافر بنا دیں گے۔ ذرا سوچو تم کیسے کفر کرو گے جبکہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں جو تمہیں اللہ کی آیات سنا رہے ہیں؟ خوش نصیب وہ ہے جو اللہ سے یعنی اللہ کے کلام سے چمٹ جائے۔ ایسے ہی لوگ ہدایت کی نعمت سے سرفراز ہوتے ہیں۔

آیات ۱۰۲ تا ۱۰۴

فوز و فلاح کے لیے سہ نکاتی لائحۂ عمل

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو فوز و فلاح کے حصول کے لیے ایک سہ نکاتی لائحۂ عمل دیا گیا ہے۔

i- ہر فرد اپنی انفرادی زندگی میں اللہ کی نافرمانی سے ایسے بچے جیسے کہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا حق ہے یعنی زندگی کے ہر گوشے میں اللہ کی اطاعت کرے۔ زندگی کے ہر لمحہ میں اِس طرح محتاط رہے کہ اُسے موت نہ آئے مگر یہ کہ حالتِ فرمانبرداری میں۔

ii- اہلِ ایمان اللہ کی رسی یعنی قرآن کی بنیاد پر باہم متحد ہو کر ایک حزب اللہ بنائیں اور باہم تفرقہ سے بچیں۔ طے کر لیں کہ قرآنِ کریم کا پڑھنا، سمجھنا، اُس کے انفرادی احکامات پر عمل کرنا، اُس کے اجتماعی احکامات کے نفاذ کی کوشش کرنا اور اُس کی تعلیمات کو عام کرنا ہی ہمارا مشترکہ مشن ہے۔

iii- قرآن کی بنیاد پر قائم ہونے والی حزب اللہ اب لوگوں کو قرآن سے جوڑنے کی کوشش کرے، ہر نیکی کو عام کرے اور ہر برائی کو روکنے کی جدوجہد کرے۔ آخر میں نوید عطا کی گئی کہ اِس سہ نکاتی لائحۂ عمل پر چلنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔

آیات ۱۰۵ تا ۱۰۹

روزِ قیامت کچھ چہرے روشن اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ جو لوگ امتِ مسلمہ میں اختلاف و انتشار پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اُن کے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا۔ روزِ قیامت انسانوں کے اعمال کا نتیجہ اُن کے چہروں پر ظاہر ہوگا۔ سیاہ کرتوتوں کی وجہ سے جن کے چہرے سیاہ ہوں گے، اللہ اُنہیں ملامت فرمائے گا کہ تم نے ایمان لانے کے بعد امت میں انتشار پیدا کیا اور ہمارے بتائے ہوئے لائحۂ عمل کو اختیار نہیں کیا۔ نیک لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ ہمیشہ ہمیش کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔

آیت ۱۱۰

مقصدِ امت ...... امر بالمعروف و نہی عن المنکر

یہ آیت اِس اعتبار سے انتہائی اہم ہے کہ ہمیں امتِ مسلمہ کے مقصد سے آگاہ کر رہی ہے۔ امتِ مسلمہ کا دنیا میں کام ہی یہ ہے کہ وہ نیکیوں کی دعوت دے، برائیوں سے روکے اور اللہ پر پختہ ایمان رکھتے ہوئے ہر طرح کے شرک سے اجتناب کرے۔ بقولِ اقبال :

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں ترا نام رہے
کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے جام رہے؟

اگر امت اپنا مقصد پورا نہیں کرتی تو پھر اندیشہ ہے کہ عذابِ الٰہی سے دوچار ہوگی۔ ترمذی شریف میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ، اَوْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عِقَاباً مِّنْہُ، ثُمَّ تَدْعُوْنَہٗ فَلاَ یُسْتَجَابَ لَکُمْ

"قسم ہے اُس ہستی کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم ضرور حکم دیتے رہو گے نیکی کا اور روکتے رہو گے برائی سے ورنہ اندیشہ ہے کہ اللہ تم پر بھیجے گا اپنی طرف سے عذاب پھر تم اُسے

پکارو گے لیکن تمہاری پکار کا جواب نہیں دیا جائے گا‘‘۔

آیت کے آخر میں فرمایا کہ یہ ذمہ داری اِس سے قبل اہلِ کتاب کی تھی۔ اُن میں سے چند ہی نے یہ ذمہ داری نبھائی۔ اکثریت اللہ کی نافرمان رہی۔

آیات ۱۱۱ تا ۱۱۲

امت ذلیل ورسوا کیوں ہوتی ہے؟

اِن آیات میں اہلِ کتاب کی ذلت ورسوائی کا سبب بیان کیا گیا۔ اہلِ کتاب نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ذمہ داری ادا کرنے سے گریز کیا اور دنیاداری کے فتنہ میں پڑ گئے۔ اب وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں لگے ہوئے ہیں۔ البتہ وہ دینِ حق اور اہلِ حق کو مٹا نہیں سکتے۔ جب بھی مقابلہ پر آئیں گے، آخر کار منہ کی کھائیں گے۔ وہ اللہ کی نصرت و رحمت سے محروم ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ اُن پر ذلت ورسوائی تھوپ دی گئی ہے سوائے اِس کے اللہ ہی کہیں رعایت کر دے یا دوسرے لوگ اُنہیں سہارا دے دیں۔ وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوئے اور تباہی اُن کا مقدر بن گئی۔ یہ سزا ہے اُن کے اِن جرائم کی کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے رہے، انبیاءِ کرامؑ کو ناحق شہید کرتے رہے، اللہ کی نافرمانیاں کرتے رہے اور سرکشی میں حد سے تجاوز کرتے رہے۔ بدقسمتی سے آج یہ نقشہ ہم مسلمانوں کا ہے۔ جو جرائم اہلِ کتاب نے کئے تھے، وہی ہم نے بھی کئے۔ اللہ کا عدل بے لاگ ہے۔ جو ذلت ورسوائی اللہ نے اہلِ کتاب کو دی، آج وہی مسلمانوں کے گلے کا ہار ہے۔ اللہ ہمیں توبہ اور اصلاح کی اور اپنے اصل مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آیات ۱۱۳ تا ۱۱۵

ذلیل ورسوا اُمت میں بھی صالحین کا گروہ ہوتا ہے

اِن آیات میں اہلِ کتاب کے صالحین افراد کی پانچ صفات بیان کی جارہی ہیں :

i- وہ رات کی گھڑیوں میں اللہ کی آیات تلاوت کرتے ہیں۔

ii- وہ اللہ کی بارگاہ میں کثرت سے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اِس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ وہ تہجد گزار ہونے کے باوجود عاجزی اختیار کرتے ہیں۔

iii- وہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں یعنی اُن کی نیکیاں اللہ کی رضا اور آخرت کے اجروثواب کے لیے ہوتی ہیں۔

iv- وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

v- وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اللہ نے مذکورہ صفات کے حاملین کو صالحین اور متقی قرار دیا۔ آج امت مسلمہ کو بھی شرمناک ذلت ورسوائی کا سامنا ہے۔ ایسے میں ہم اللہ کے غضب سے بچ سکتے ہیں اور اُس کے محبوب بن سکتے ہیں اگر مذکورہ بالا صفات کو اپنے کردار میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

آیات ۱۱۶ تا ۱۲۰

اہلِ کتاب دشمن ہیں، اُن سے دوستی مت کرو!

اِن آیات میں اہلِ کتاب کا اہلِ ایمان کے ساتھ بغض وعداوت کا رویہ کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔ اہلِ کتاب، دینِ اسلام کا راستہ روکنے کے لیے مال، جان اور اولاد کھپا رہے ہیں لیکن تخریبی کام کے لیے اُن کی یہ قربانیاں ضائع ہوکر رہیں گی اور ناکامی اُن کا مقدر ثابت ہوگی۔ اہلِ ایمان کو منع کیا گیا ہے کہ وہ اہلِ کتاب سے قلبی دوستی ہرگز نہ کریں۔ وہ اہلِ ایمان کے لیے بربادی ہی کے خواہش مند ہیں۔ اُن کا خبثِ باطن زبان پر ظاہر ہوتا رہتا ہے لیکن جو خباثت اُن کے باطن میں پوشیدہ ہے وہ بہت ہی بڑی ہے۔ وہ بظاہر اہلِ ایمان سے خلوص کا اظہار کرتے ہیں لیکن تنہائی میں اہلِ ایمان کی کامیابیوں پر پیچ وتاب کھاتے ہیں۔ اہلِ ایمان کو بھلائی نصیب ہو تو اُن کے سینوں پر سانپ لوٹتے ہیں اور اگر اہلِ ایمان کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو خوشی میں آپے سے باہر ہوجاتے ہیں۔ البتہ اگر اہلِ ایمان حق پر استقامت کا مظاہرہ کرتے رہیں اور اللہ کی نافرمانی سے بچیں تو اہلِ کتاب کی سازشیں اُن کا کچھ نہیں بگاڑسکتیں۔

آیات ۱۲۱ تا ۱۸۰

غزوۂ احد پر بھرپور تبصرہ

سورۂ آلِ عمران کی آیات ۱۲۱ تا ۱۸۰ میں غزوۂ احد کے حالات و واقعات پر ایک بھرپور تبصرہ بیان ہوا ہے۔ شوال سن ۳ ہجری میں قریش بدر کی شکست کا بدلہ لینے کے لیے تین ہزار کے لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ مسلمانوں نے مدینہ سے باہر نکل کر احد کے مقام پر اُن کا مقابلہ کیا۔ مسلمانوں کی ایک ہزار کی تعداد میں سے تین سو منافقین نکلے جو ساتھ چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ احد کے میدان میں نبی اکرم ﷺ نے اِس طرح مورچہ بندی کی کہ احد پہاڑ کو اپنے لشکر کی پشت پر رکھا۔ البتہ ایک درہ پہاڑ میں ایسا تھا جہاں سے دشمن حملہ کر سکتا تھا۔ اِس درے پر آپ ﷺ نے پچاس تیراندازوں کو مقرر کیا تا کہ وہ دشمن کو اِس طرف سے نہ آنے دیں۔ ابتدا میں مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی اور کافر پسپا ہو گئے۔ اِس موقع پر درہ پر موجود ساتھیوں میں سے ۳۵ نے اپنے امیر کی نافرمانی کرتے ہوئے درہ خالی کر دیا۔ کفار نے درّہ کو خالی ہوتے ہوئے دیکھا اور اِسی کے راستے عقب سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی۔ ۷۰ صحابہؓ شہید ہوئے اور نبی کریم ﷺ سمیت کئی صحابہؓ زخمی ہوئے۔ آخر کار نبی کریم ﷺ کے حکم پر صحابہؓ نے پہاڑوں پر چڑھ کر کفار پر تیراندازی کی اور کفار، مکہ کی طرف پلٹ گئے۔

آیات ۱۲۱ تا ۱۲۷

اللہ کی طرف سے نصرت کی بشارت

اِن آیات میں اللہ نے اہلِ ایمان سے نصرت کے وعدہ کا ذکر فرمایا۔ اہلِ ایمان میں سے دو قبیلے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کی ہمت افزائی کا تذکرہ کیا جو کفار کی کثیر تعداد اور منافقین کی بے وفائی کی وجہ سے ہمت ہار رہے تھے۔ مزید وعدہ فرمایا کہ اگر اہلِ ایمان نے پامردی کا ثبوت دیا اور

اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہے تو اللہ پانچ ہزار فرشتے بھیج کر اُن کی نصرت فرمائے گا اور کفار کو ذلیل ورسوا کردے گا۔

آیات ۱۲۸ تا ۱۲۹

ہدایت دینے کا اختیار صرف اللہ کا ہے

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کی کفار پر ناراضگی کی طرف اشارہ ہے۔ جب ایک کافر نے آپ ﷺ کے رخسارِ مبارک پر پتھر مارا جس سے آپ ﷺ کے دو دانت شہید ہو گئے اور پورا چہرہ خون آلود ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ (ابنِ ماجہ)

''وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون آلود کر دیا جبکہ وہ اُنہیں اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہے''۔

اللہ نے اِس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اے نبی ﷺ یہ آپ ﷺ کا نہیں، اللہ کا اختیار ہے کہ جس پر نظرِ کرم کر کے اُسے اسلام کی ہدایت دے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اللہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔

آیت ۱۳۰

سودِ مرکب کی حرمت

سود کی حرمت کا حتمی حکم تو سورۃ البقرہ میں آچکا ہے۔ اِس آیت میں سود کی حرمت کا ابتدائی حکم نازل ہوا جس کی رُو سے سودِ مرکب یعنی سود در سود کو حرام قرار دیا گیا۔ سود کے ذریعہ انسان موجود مال سے مزید مال بنانے کی فکر میں ہوتا ہے جبکہ اُس وقت صورت یہ تھی کہ مسلمانوں کی تحریک جنگ کے مرحلہ میں داخل ہو گئی تھی اور اِس مرحلہ کے لیے پہلے سے موجود مال کو بھی اللہ کی راہ میں لگانے کی ضرورت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سود کی حرمت کا ابتدائی حکم دے دیا گیا۔

آیات ۱۳۱ تا ۱۳۳

اہلِ ایمان کے لیے قیمتی ہدایات

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو بڑی اہم ہدایات دی گئیں :

i- حرام خوری جس کی ایک صورت سود خوری ہے، انسان کو جہنم کی آگ میں لے جانے والی ہے لہٰذا اس جرم سے بچو۔ جہنم کفار کے لیے تیار کی گئی ہے لیکن اُس میں حرام خور اور گناہِ کبیرہ کرنے والے بدنصیب مسلمان بھی ڈال دیے جائیں گے۔

ii- اللہ اور اُس کے رسول کا کہنا مانو تاکہ دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت حاصل کرسکو۔

iii- مقابلے کا اصل میدان ہے خیر اور بھلائی کے کام۔ اِس مقابلے میں ایک دوسرے سے آگے نکل کر اپنے رب کی بخشش اور جنت کے حصول کی کوشش کرو۔ وہ جنت جس کا پھیلاؤ آسمانوں اور زمین کی وسعت کے برابر ہے اور جسے متقیوں کے لیے آراستہ کیا گیا ہے۔

آیات ۱۳۴ تا ۱۳۶

متقی کون ہیں؟

اِن آیات میں اُن متقیوں کے چھ اوصاف بیان کیے گئے ہیں جن کے لیے جنت تیار کی گئی ہے:

i- وہ خوشحالی یا تنگدستی دونوں صورتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔

ii- وہ غصہ کو دبانے والے یعنی غصہ کے دوران خود کو قابو میں رکھنے والے ہیں۔

ظفر آدمی اُس کو نہ جانیے گا، وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

iii- وہ لوگوں کو اُن کی زیادتیوں پر معاف کرنے والے ہیں۔

iv- اُن سے جب کوئی بے حیائی کا کام ہو جاتا ہے یا کسی اور گناہ کی وجہ سے اپنے اوپر زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کی طرف متوجہ ہو کر اُسے یاد کرتے ہیں۔

v- اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے رہتے ہیں۔

vi- جب اپنی کسی غلطی کا علم ہو جائے تو اُس پر اڑتے نہیں بلکہ اعترافِ تقصیر کر کے اصلاح کر لیتے ہیں۔

اللہ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اُنہیں اُن کے اعمال کا بہترین بدلہ جنت کی صورت میں عطا فرمائے گا۔ آخر میں فرمایا کہ عمل کرنے والوں کا کیا خوب بدلہ ہے۔ بقولِ اقبال :

جنت تری پنہاں ہے ترے خونِ جگر میں
اَے پیکرِ گل ،کوششِ پیہم کی جزا دیکھ

آیات ۱۳۷ تا ۱۳۸

حصولِ ہدایت کے دو ذرائع

تاریخ سے عبرت اور آیاتِ قرآنیہ سے فیض

اِن آیات میں دعوت دی گئی کہ زمین میں چل پھر کر، اللہ کی ہدایت کو جھٹلانے والی قوموں کے انجام کو دیکھو اور اِس سے عبرت حاصل کرو۔ اللہ کا یہ کلام، اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لیے حق کی وضاحت، سیدھے راستے کی رہنمائی اور دلوں کو نرم کرنے کا سامان رکھتا ہے۔ کوئی ہے جو اِس نعمت کی قدر کرے اور اِس سے استفادہ کر کے دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ لے؟

آیت ۱۳۹

مسلمانوں کا عروج ایمان سے مشروط ہے

اِس آیت میں بڑی اہم حقیقت کی طرف رہنمائی دی گئی کہ احد کی وقتی شکست سے مسلمان ہرگز دلگیر نہ ہوں۔ غلبہ مسلمانوں کا ہی ہوگا بشرطیکہ وہ حقیقی ایمان سے بہرہ ور ہوں۔ کلمۂ طیبہ پڑھنے سے ہمیں قانونی ایمان حاصل ہوتا ہے۔ اب ہماری کوشش ہو کہ ہمارا دل بھی نورِ ایمان سے منور ہو جائے۔ بقولِ اقبال :

زباں سے کہہ بھی دیا لا اِلٰہ تو کیا حاصل؟
دل ونگہ جو مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں!

دل میں ایمان پیدا ہوتا ہے نیک لوگوں کی صحبت سے، آیاتِ آفاقی، آیاتِ انفسی اور آیاتِ قرآنی پر غور کرنے سے۔ ایمان اگر دل میں ہو تو اِس کا لازمی مظہر انسان کے سیرت و کردار کی پاکیزگی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اللہ ہمیں حقیقی ایمان کی نعمت عطا فرمائے تاکہ دنیا میں پھر سے مسلمانوں کو عزت و غلبہ حاصل ہو۔ آمین!

آیات ۱۴۰ تا ۱۴۳

اہلِ ایمان ہمت نہ ہاریں

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو رہنمائی دی گئی کہ احد کی وقتی شکست سے ہمت نہ ہارو۔ اگر احد میں تمہارے ۷۰ ساتھی شہید ہوئے ہیں تو بدر میں کفار کے بھی ۷۰ افراد جہنم واصل ہوئے تھے۔ قوموں پر کامیابیوں اور ناکامیوں کے دور آتے رہتے ہیں۔ مشکل حالات میں طرزِ عمل کھرے اور کھوٹے کو جدا کر دیتا ہے۔ کیا تم نے سمجھا تھا کہ جنت بغیر مشکلات اور قربانیوں کے مل جائے گی۔ اللہ آزمائشوں کے ذریعہ ظاہر کر دے گا کہ کون اللہ کی راہ میں ڈٹ کر جہاد کرنے والے ہیں اور کون صرف بھلے وقتوں کے ساتھی ہیں۔ ۷۰ ساتھیوں کی شہادت پر غمگین نہ ہو۔ شہادت ایک سعادت ہے جس کی پہلے تم تمنا کیا کرتے تھے اور اب تم نے قریب سے اپنے ساتھیوں کو یہ نعمت حاصل ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔

آیت ۱۴۴

وابستگی نبی کی حیات سے نہیں اُن کے مشن سے رکھو

اس آیت میں اہم تحریکی ہدایت دی گئی۔ اس ہدایت کا پس منظر یہ ہے کہ معرکۂ احد کے دوران افواہ پھیل گئی کہ حضرت محمد ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ ایسے میں بعض ساتھیوں نے تلواریں پھینک دیں کہ اب لڑنے کا کیا فائدہ۔ ہدایت دی گئی کہ اہلِ ایمان کی وابستگی نبی اکرم ﷺ کی حیات سے نہیں اُن کے مشن کے ساتھ ہونی چاہیے۔ نبی ﷺ بہر حال انسان ہیں اور اُنہوں نے اِس دارِ فانی سے کوچ کرنا ہے۔ کیا اُن کے بعد تم لوگ اُن کے مشن یعنی دین کے غلبہ کی جدوجہد

سے کنارہ کش ہو جاؤ گے۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ کا نہیں بلکہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

آیت ۱۴۵

موت کا وقت طے شدہ ہے

اِس آیت میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ ہر انسان کی موت کا وقت اللہ کی طرف سے طے شدہ ہے۔ موت تو اپنے طے شدہ وقت ہی پر آئے گی البتہ دنیا میں انسان کے پاس دو راستے ہیں۔ چاہے تو وہ دنیا کی عارضی اور کم تر لذتوں کا طلب گار رہے یا آخرت کی ابدی اور اعلیٰ نعمتوں کو مقصود بنائے۔ جو جس کی آرزو کرے گا اُسے اُسی میں سے دے دیا جائے گا۔ البتہ آخرت کی نعمتوں کے حصول کے لیے محنت کرنے والے اللہ کے شکرگزار بندے ہیں اور اللہ ضرور اُنہیں بہترین اجر عطا فرمائے گا۔

آیات ۱۴۶ تا ۱۴۸

اللہ والے، اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں

اِن آیات میں فرمایا کہ کتنے ہی نبی گزرے ہیں کہ جن کے ساتھ مل کر اللہ والوں نے اللہ کی راہ میں جنگ کی۔ اِن جواں مردوں کو اللہ کی راہ میں طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن نہ اُنھوں نے ہمت ہاری، نہ کوئی کمزوری دکھائی اور نہ ہی وہ باطل کے سامنے جھکے۔ اللہ کو ایسے ہی ڈٹ جانے والے محبوب ہیں۔ اُن کی دعا ہمیشہ یہ رہی :

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

”اے رب ہمارے تو بخش دے ہمارے گناہ اور جو بھی ہم نے اپنے معاملات میں زیادتی کی اور تو جما دے ہمارے قدموں کو اور تو ہماری مدد فرما کافر قوم کے مقابلے میں“۔

اللہ نے اُنہیں دنیا میں بھی فتوحات سے نوازا، آخرت میں بھی بھرپور اجر عطا فرمائے گا اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ وہ اللہ کی محبت سے سرفراز ہوں گے۔

آیات ۱۴۹ تا ۱۵۱

کافروں کا مشن ...... مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنا

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو خبردار کیا گیا کہ اگر اُنہوں نے کفار کی بات مانی تو وہ اُنہیں ایمان کی دولت سے محروم کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے خسارے سے دوچار کر دیں گے۔ کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کا حامی و ناصر اللہ ہے۔ اللہ اِن کافروں کے دلوں میں اُن کے شرک کی وجہ سے مسلمانوں کا رعب بٹھادے گا۔ وہ دنیا میں بھی ناکامی سے دوچار رہوں گے اور آخرت میں جہنم کی آگ ہی اُن کے لیے ٹھکانہ بنے گی۔

آیت ۱۵۲

نظم کی خلاف ورزی ...... فتح شکست میں بدل گئی

اِس آیت میں معرکۂ احد میں مسلمانوں کی شکست کی وجہ نظم کی خلاف ورزی بیان کی گئی۔ فرمایا کہ اللہ نے تو اپنی نصرت کا وعدہ پورا کر دیا تھا۔ جب اے مسلمانو! تم کافروں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے تھے، لیکن تم میں سے کچھ کو دنیا کی فتح اتنی محبوب تھی کہ اُنہوں نے اپنے امیر سے جھگڑا کیا، اُس کی نافرمانی کی اور درہ سے نیچے اتر آئے۔ اب اللہ نے کافروں کو تم پر غلبہ دے دیا تاکہ تمہارا امتحان ہو کہ آزمائش کی اِس گھڑی میں کون ڈٹ جاتا ہے اور کون اسلام کے دینِ حق ہونے میں شک کرتا ہے۔ بہر حال اللہ نے نظم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو معاف کیا کیونکہ اللہ مومنوں کے حق میں بڑا ہی فضل کرنے والا ہے۔ اِس آیت سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اللہ کی نگاہ میں نظمِ جماعت کی کیا اہمیت ہے؟

آیت ۱۵۳

مشکلات پر مشکلات کی حکمت

اِس آیت میں اہلِ ایمان پر پے بہ پے پڑنے والی مشکلات کی حکمت بتائی گئی۔ احد میں مسلسل شہادتوں کی خبریں اہلِ ایمان کو ملتی رہیں اور صدمہ پر صدمہ آتے رہے۔ صدمات کی کثرت

نے اُنہیں رنج کا ایسا خوگر بنایا کہ یہ مشکلات اُن پر آسان ہوگئیں۔ بقول غالب :

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں

آیت ۱۵۴

موت کا وقت ہی نہیں جگہ بھی طے ہے

اِس آیت میں منافقین کے ایک فتنہ کا جواب دیا گیا۔ منافقین نے کہا کہ اگر ہماری بات مانی جاتی اور مدینہ میں محصور ہوکر دشمن کا مقابلہ کیا جاتا تو یوں ۷۰ مسلمان شہید نہ ہوتے۔ اللہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں پر بھی ہوتے تب بھی جن کی موت کا وقت طے تھا وہ مقررہ جگہ پر پہنچ کر جامِ شہادت نوش کرتے۔ یہ وقتی شکست تو اللہ نے اِس لیے دی ہے تاکہ تم سب کے باطن میں پوشیدہ دل کی بات زبان پر آکر ظاہر ہوجائے، اگرچہ اللہ خود تو ہر اُس راز سے واقف ہے جو کسی کے سینہ میں ہے۔

آیت ۱۵۵

بزدلی گناہوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ احد کے معرکہ میں جو مسلمان پسپا کر میدان چھوڑ گئے، دراصل اُن کے بعض گناہوں کی وجہ سے شیطان نے اُن میں بزدلی پیدا کردی تھی۔ بہرحال اللہ نے اُنہیں معاف کردیا یعنی اُن کے گناہ بھی معاف فرمائے اور میدانِ جنگ سے فرار کے عمل سے بھی درگزر فرمایا۔

آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸

اللہ کے راستے کی موت دنیا و مافیھا سے بہتر ہے

اِن آیات میں اللہ کی راہ میں جان دینے کی فضیلت بیان ہوئی۔ اُن منافقین کی مذمت کی گئی جو کہتے تھے کہ اگر ہماری بات مان لی گئی ہوتی تو یوں ۷۰ مسلمان مارے نہ جاتے۔ فرمایا کہ جو

لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے، اُن کے لیے عطا کیے گئے انعامات کئی گنا بہتر ہیں اُس مال و اسباب سے جو منافقین دنیا میں رہ کر جمع کر رہے ہیں۔ پھر ہمیشہ کس نے زندہ رہنا ہے؟ منافقین بھی بالآخر موت کا مزا چکھیں گے اور پھر سب اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر اپنے اپنے عمل کا بدلہ پائیں گے۔

آیت ۱۵۹

میرِ کارواں کے لیے ہدایت

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کے مزاج کی نرمی کی تحسین فرمائی گئی اور اِسے اللہ کی رحمت کا مظہر قرار دیا گیا۔ اگر نبی اکرم ﷺ مزاج کے تیز اور دل کے سخت ہوتے تو ساتھی آپ ﷺ کے پاس سے بکھر جاتے۔ بقول اقبال :

کوئی کارواں سے ٹوٹا، کوئی بدگماں حرم سے
کہ میرِ کارواں میں نہیں خوئے دلنوازی

اِس کے بعد آپ ﷺ کو چند ہدایات دی گئیں، جو ہر میرِ کارواں کے لیے مشعلِ راہ ہیں :

i- ساتھیوں کو اُن کی غلطیوں پر معاف کر دیں۔ احد میں ساتھیوں سے بہت بڑی غلطی ہوئی اور فتح شکست میں بدل گئی لیکن پھر بھی اُنہیں معاف کرنے کی ہدایت دی گئی۔

ii- ساتھیوں کے لیے اللہ سے بخشش طلب کیجئے۔

iii- معاملات میں ساتھیوں سے مشاورت کیجئے تا کہ اُنہیں احساسِ شراکت ہو۔

iv- فیصلہ کثرتِ رائے سے نہیں بلکہ اپنی بصیرت سے کیجئے۔

v- فیصلہ کے بعد اللہ پر بھروسہ کیجئے۔ اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہی اللہ کے محبوب ہیں۔

آیت ۱۶۰

فیصلہ کن شے اللہ کی مدد ہے

یہ آیت اِس ایمان افروز حقیقت کو بیان کر رہی ہے کہ فیصلہ کن شے اسباب نہیں اللہ کی مدد

ہے۔اگرکسی کو یہ حاصل ہوجائے تو اُس پرکوئی غالب نہیں آسکتا۔اگرکوئی اللہ کی مدد سے محروم ہوجائے تو کسی اور کی مدد، اُسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

آیات ۱۶۱ تا ۱۶۳

نبی ﷺ کی دیانتداری اوراخلاص مسلّم ہے

منافقین نے بہتان لگایا کہ نبی ﷺ اپنے ذاتی عزائم اور مفادات کے لیے دوسروں کواستعمال کررہے ہیں۔ اِن آیات میں اللہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے طلب گار ہیں۔ جواللہ کی رضا کے سوا کسی اور مقصد کے لیے سرگرم عِمل ہو اُس پراللہ کا غضب ہوگا۔ یہ دونوں برابر نہیں۔ ہرایک کواُس کے کیے کا بدلہ مل کر رہے گا۔

آیت ۱۶۴

نبی اکرم ﷺ نے صالحین کی جماعت کیسے تیار کی؟

سورۂ بقرۃ آیات ۱۲۹ اور ۱۵۱ کے بعد اب تیسری بار ایک اہم مضمون اِس آیت میں بیان ہورہا ہے۔فرمایا کہ اللہ نے مومنوں پراحسان فرمایا کہ جب بھیجا ایک رسول اُن ہی میں سے۔ اِن رسول ﷺ نے چار وظائف کے ذریعہ بگڑے ہوئے معاشرہ میں سے صالحین کی ایک جمعیت تیار کی جس نے مال وجان کی قربانیاں دے کرظالمانہ نظام کا خاتمہ کردیا اور اسلام کا عادلانہ نظام قائم کردیا۔آپ ﷺ کے چاروظائف یہ ہیں :

i- آیاتِ قرآنیہ کے ذریعہ لوگوں کوخوابِ غفلت سے نکالنا۔

ii- دعوتِ قرآنی قبول کرنے والوں کا قرآن کے ذریعہ تزکیہ کرنا یعنی انہیں اللہ اور آخرت کے اجر کا طلب گار بنانا۔

iii- قرآن کے ذریعہ اللہ کے احکامات سے آگاہ کرنا۔

iv- دین کی تعلیمات واحکامات کی حکمت سے روشناس کرانا۔

آج اِسی لائحۂ عمل کو اختیار کرکے ہم بھی موجودہ بگڑے ہوئے معاشرہ کی اصلاح کرسکتے ہیں۔

آیات ۱۶۵ تا ۱۶۸

احد میں شکست کی وجہ اور حکمت

اِن آیات میں فرمایا اے مسلمانو! احد میں شکست تمہاری نظم کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہوئی۔ اس شکست کی وجہ سے اللہ نے مومنوں اور منافقوں کو علیحدہ کردیا۔ منافقین نے اِس موقع پر جنگ کرنے سے انکار کردیا اور کہا کہ تین گنا بڑے دشمن سے جنگ کرنا، جنگ نہیں بلکہ خودکشی ہے۔ اُس روز اُن کا باطن ایمان کے مقابلہ میں کفر سے زیادہ قریب تھا :

ایماں مجھے روکے ہے، جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

وہ خود تو مقابلہ سے فرار ہوگئے اور اب اہلِ ایمان سے کہہ رہے ہیں کہ اگر ہماری بات مانی گئی ہوتی تو یوں مسلمان شہید نہ ہوتے۔ فرمایا کہ تم اپنے اوپر سے موت کو ٹال کر دکھاؤ، اگر تم واقعی سچے ہو۔

آیات ۱۶۹ تا ۱۷۱

شہداء کے لیے انعامات

اِن آیات میں اُن سعادت مندوں کے اونچے مقام اور انعامات کا ذکر ہے جو اللہ کی راہ میں جامِ شہادت نوش کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

i- جو اللہ کی راہ میں شہید ہوجائیں اُنہیں مردہ مت سمجھو۔ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پا رہے ہیں۔

ii- جو نعمتیں اللہ نے اُنہیں دی ہیں اُن پر انتہائی شاداں اور فرحاں ہیں۔

iii- وہ اپنے اُن ساتھیوں کے بارے میں اللہ کی بشارتیں وصول کر رہے ہیں جو بعد میں شہید ہوکر اُن سے ملنے والے ہیں۔

iv- اللہ اُنہیں اپنی طرف سے مزید نعمتوں اور فضل کی خوشخبریاں عطا فرما رہے ہیں۔

اللہ ہم سب کو شہادت کی موت نصیب فرمائے۔آمین

آیات ۱۷۲ تا ۱۷۸

زخموں سے چُور صحابہؓ کی جرأت و بہادری

نبی کریم ﷺ کو اندیشہ تھا کہ کہیں مشرکین اُحد میں مسلمانوں کی شکست سے حوصلہ پا کر مدینہ پر حملہ آور نہ ہو جائیں۔آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ مشرکین کا تعاقب کرو۔اگرچہ صحابہؓ زخموں سے چُور تھے لیکن اُنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہا اور آٹھ میل تک مشرکین کا تعاقب کرتے ہوئے گئے۔اللہ نے صحابہؓ کے اِس ایثار کو بہت پسند فرمایا اور اِن آیات میں اِس کی تحسین فرمائی۔راستہ میں صحابہؓ کو ایک تجارتی قافلہ نے مشرکین کی تازہ دستوں کے ساتھ آمد کی خبر دے کر مرعوب کرنے کی کوشش کی لیکن صحابہؓ نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ...... ’’ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے‘‘۔اللہ نے اِس ایمان اور پامردی پر صحابہؓ کو عظیم اجر و ثواب کی نوید سنائی اور اُن مشرکین کے لیے جنہوں نے دنیا کے گھٹیا اور عارضی مفادات کے عوض ایمان کے بجائے کفر کو اختیار کیا، بہت بڑے، دردناک اور ذلت والے عذاب کی وعید بیان فرمائی۔

آیت ۱۷۹

آزمائش مومن اور منافق کو جدا کر دیتی ہے

اِس آیت میں فرمایا کہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو آزماتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون سچا مومن ہے اور کون ایمان کا محض زبانی دعویٰ کر رہا ہے۔اللہ بذاتِ خود تو ہر انسان کی باطنی کیفیات سے واقف ہے۔یہ غیب کے معاملات ہیں جو اللہ جانتا ہے یا اِس میں سے کچھ سے اپنے رسولوں کو آگاہ فرما دیتا ہے۔عام لوگوں پر انسانوں کی باطنی کیفیات ظاہر ہوتی ہیں آزمائشوں کے دوران اُن کے رویّوں سے۔اللہ ہمیں ایمان کی دولت عطا فرمائے اور اگر کوئی آزمائش آجائے تو اِس ایمان پر ثابت قدمی کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

آیت ۱۸۰

بخل روزِ قیامت گلے کا طوق ہوگا

اِس آیت میں وعید سنائی گئی کہ بخل کرنا انسان کے حق میں خیر نہیں بلکہ شر ہے۔ روزِ قیامت بچا بچا کر رکھا ہوا مال طوق کی صورت میں سامنے آئے گا اور اِس طوق سے انسان کو جکڑ دیا جائے گا۔ اللہ ہمیں اپنی راہ میں مال لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۸۱ تا ۱۸۴

یہود کی گستاخیاں اور جھوٹ

اِن آیات میں یہود کی شرارتوں کا بیان ہے۔ اُنہوں نے اللہ کی شان میں یہ گستاخی کی کہ اللہ اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے گویا اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں (معاذ اللہ)۔ اللہ نے فرمایا کہ اُن کی یہ گستاخی نوٹ کر لی گئی ہے اور سابقہ جرائم بھی۔ اُنہیں اِن جرائم کی بھرپور سزا مل کر رہے گی۔ نبی ﷺ پر ایمان لانے کے حوالے سے یہود نے یہ جھوٹ تراشا کہ اللہ نے ہمیں پابند کر دیا ہے کہ صرف اُس نبی کو مانیں جن کی پیش کردہ قربانی کو آسمان سے آ کر آگ چٹ کر جائے۔ فرمایا کہ اِس سے پہلے رسول آئے تھے واضح نشانیوں کے ساتھ اور اِن کے بیان کردہ معاملہ کے ساتھ لیکن اِنہوں نے اُن کو جھٹلایا اور کئی انبیاء کو شہید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ یہود کی مخالفت سے دلگیر نہ ہوں، یہ اِن کی قدیم روش ہے۔

آیت ۱۸۵

اصل کامیابی جہنم سے نجات ہے

اِس آیت میں ایک یقینی حقیقت کا ذکر کیا گیا کہ ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ دنیا، دار العمل ہے اور دار الجزاء آخرت ہے۔ اُس روز جو خوش نصیب جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ اصل کامیابی کو پا گیا۔ یہ دنیا کی رعنائیاں دھوکہ کا سامان ہیں۔ اِن کے فریب میں آ کر انسانوں کی اکثریت آخرت کی تیاری سے غفلت کا شکار ہو جاتی ہے۔ بقولِ اقبال :

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سود و زیاں، لا الٰہ اِلاّ اللہ

آیت ۱۸۶

اللہ کی راہ میں تکلیف دہ اُمور آتے ہی رہیں گے

اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ اللہ کی راہ کانٹوں سے بھری گزرگاہ ہے۔ یہاں بار بار آزمائشیں آئیں گی اور مال و جان کی قربانی دے کر اپنے مخلص ہونے کا ثبوت دینا پڑے گا۔ پھر مشرکین اور اہلِ کتاب سے اذیت ناک طنزیہ باتیں سننا پڑیں گی۔ ایسے میں جو اہلِ ایمان صبر اور تقویٰ کی روش پر قائم رہے تو یہ بڑے ہی ہمت اور ثبات کے مظاہر میں سے ہے۔

آیت ۱۸۷

اہلِ کتاب کی اللہ کی کتاب کے ساتھ بے وفائی

اِس آیت میں ذکر کیا گیا کہ اللہ نے اہلِ کتاب سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ اللہ کی کتاب کی تعلیمات لوگوں تک پہنچائیں گے اور اُن تعلیمات میں سے کچھ بھی نہیں چھپائیں گے۔ اُنہوں نے بدعہدی کی، اللہ کی کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا اور اپنے اوقات، اللہ کی کتاب کے بجائے دنیا داری میں لگا کر گویا دنیا کے حقیر سے مفادات کے تحت اللہ کی کتاب کا سودا کر لیا۔ پس برا سودا ہے جو اُنہوں نے کیا۔ بدقسمتی سے آج یہی جرم اُمتِ مسلمہ قرآن کے ساتھ کر رہی ہے۔ اللہ ہمیں اپنے رویّہ کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۸۸ تا ۱۸۹

تعریف و تحسین کی خواہش عذاب سے دوچار کر دے گی

آیت ۱۸۸ میں ایسے لوگوں کو وعید سنائی گئی جو اپنی کاوشوں پر اتراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں پر بھی اُن کی تحسین کی جائے جو اُنہوں نے کیے ہی نہیں۔ یہ روش انتہائی خطرناک ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ کے ہاں دردناک عذاب ہے۔ آیت ۱۸۹ میں فرمایا گیا کہ

آسمانوں اور زمین کا کل اختیار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ گویا انسان کی خیر اِسی میں ہے کہ خود کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دے۔

آیت ۱۹۰

کائنات کی تخلیق پر غور اللہ کی معرفت کے حصول کا ذریعہ

اِس آیت میں اللہ کی معرفت کے حصول کا ایک ذریعہ آسمان و زمین کی تخلیق اور رات اور دن کے الٹ پھیر پر غور و فکر کو قرار دیا گیا۔ اتنی بڑی کائنات کی تخلیق اور اِس کا ایک طے شدہ ضابطہ کے ساتھ مسلسل کام کرنا اِس بات کی دلیل ہے کہ کوئی ہستی ہے اِس کی بنانے والی اور پھر اِسے چلانے والی :

حق میری دسترس سے باہر ہے
حق کے آثار دیکھتا ہوں میں

آیات ۱۹۱ تا ۱۹۲

سلوکِ قرآنی - ذکر و فکر

اِن آیات میں رہنمائی دی گئی کہ آیاتِ آفاقی پر غور و فکر کر کے معرفتِ ربّانی حاصل کرنے والے خردمنداب اللہ کو یاد رکھتے ہوئے اُس کی تخلیق پر مزید غور کرتے ہیں اور بالآخر اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کائنات میں ہر شے بامقصد ہے :

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

ہر شے اللہ کی اطاعت کر رہی ہے اور ہمیں بھی کرنی چاہیے۔ ہمارا ضمیر ہمیں اِسی مقصد کی یاد دلاتا ہے۔ ہمارے باطن میں ضمیر کی آواز بھی بے مقصد نہیں۔ برائی پر اِس کی ڈانٹ اور نیکی پر تحسین مکافاتِ عمل کی دلیل ہے۔ دنیا میں برائی کا برا اور نیکی کا اچھا نتیجہ نہیں نکلتا۔ نتائج کسی اور جہان میں ظاہر ہوں گے۔ جن لوگوں نے کائنات کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ضمیر کی آواز پر

لبیک کہہ کر نیکی کی وہ سرخرو ہوں گے۔جنہوں نے اِس کے برعکس روش اختیار کی وہ اپنے اصل مقصد سے ہٹ گئے۔بے مقصد شے کوڑا کرکٹ ہے اور آگ میں جلائے جانے کے ہی لائق ہے۔لہٰذا خردمند اللہ سے دعا کرتے ہیں :

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَهٗ ؕ
وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ۝

"پس (اے اللہ) تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔اے ہمارے رب جس کو تو نے داخل کر دیا آگ میں، اُس کو تو تو نے رسوا کر دیا اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے"۔

گویا ذکر و فکر سے خردمند توحید سے آغاز کرتے ہوئے ایمان بالآخرۃ تک سفر کر لیتے ہیں۔یہ ذکر و فکر ہی سلوکِ قرآنی ہے جس سے انسان معرفت کے خزانوں تک پہنچتا ہے۔بقولِ اقبال:

جز بہ قرآں ضیغمی روباہی است
فقرِ قرآں اصلِ شاہنشاہی است
فقرِ قرآں؟ اختلاطِ ذکر و فکر
فکر را کامل نہ دیدم جز بہ ذکر

آیات ۱۹۳ تا ۱۹۴

تکمیلِ ایمان اور ایمان افروز دُعائیں

اِن آیات میں ایمان بالرسالت کا ذکر ہے۔غور و فکر کے ذریعہ توحید اور آخرت پر ایمان لانے والوں کے سامنے جیسے ہی کسی نبی کی دعوتِ ایمان آتی ہے وہ ابوبکر صدیق ؓ کی طرح لپک کر اُسے قبول کرتے ہیں۔اِس لیے کہ :

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اُس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ ہی میرے دل میں ہے

اب یہ بندے اللہ تعالیٰ کے سامنے دستِ سوال دراز کر کے عرض کرتے ہیں کہ :

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿﴾

''اے رب ہمارے پس تو بخش دے ہمارے گناہ اور دور کر دے ہم سے ہماری خطائیں اور ہمیں وفات دے نیکوکاروں کے ساتھ۔اے رب ہمارے تو ہمیں (وہ سب کچھ) عطا فرما کہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کے ذریعے سے اور روزِ قیامت ہمیں رسوا نہ کرنا بیشک تو وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں ہے''۔

یعنی تیرا نبیوں کے ذریعہ کیا گیا وعدہ سچا ہے، ہمیں اِس وعدہ کا مصداق بنا دے۔آمین!

آیت ۱۹۵

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر

اِس آیت میں اللہ نے مومنوں کی دعاؤں کی قبولیت کی بشارت دی۔مزید فرمایا کہ عمل کرنے والا مرد ہو یا عورت دونوں کو اِس کا بدلہ مل کر رہے گا۔گویا عمل کے میدان میں مرد اور عورت کے لیے آگے بڑھنے کے یکساں مواقع ہیں (صرف خاندان میں بیوی کو شوہر کے تابع کیا گیا ہے۔النساء:۳۴)۔اللہ کو خاص طور پر اُن لوگوں کا عمل محبوب ہے جنہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی، اللہ کی راہ میں تکالیف برداشت کیں، دشمنانِ حق سے جنگ کی اور جامِ شہادت نوش کیے۔اللہ اُن کی خطائیں معاف فرمائے گا اور اپنے خاص بدلہ کے طور پر جنت کی نعمتوں سے شادکام فرمائے گا۔

آیات ۱۹۶ تا ۱۹۸

کافروں کی سرگرمیوں کا اثر نہ لو

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ اور اُن کے توسط سے اہلِ ایمان کو ہدایت دی گئی کہ کافروں کی سرگرمیوں اور بھاگ دوڑ سے مرعوب نہ ہو۔یہ وقتی ابھار ہے اور اُن کے لیے محض ''چار دن کی چاندنی'' ہے۔عنقریب اُن کی ''اندھیری رات'' آنے والی ہے اور وہ ہمیشہ ہمیش جہنم کی آگ

میں جلتے رہیں گے۔ اِس کے برعکس اہلِ ایمان کی مشکلات وقتی ہیں۔عنقریب اُنہیں جنت کی ابدی نعمتیں حاصل ہوں گی جن کا درجہ بھی ابتدائی ضیافت کا ہوگا۔اصل نعمت وہ ملے گی جسے صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

آیت ۱۹۹

اہلِ کتاب میں بھی صالحین ہیں

اِس آیت میں بشارت دی گئی کہ اہلِ کتاب میں بھی ایسے صالحین ہیں جو اللہ، اُس کے آخری رسول ﷺ اور قرآنِ حکیم پر ایمان لائیں گے۔ وہ دنیا کے وقتی مفادات کے عوض اللہ کے کلام کا سودا نہیں کریں گے۔ایسے سعادت مندوں کا اجر اللہ کے ہاں محفوظ ہے۔

آیت ۲۰۰

فلاحِ اخروی کے لیے چار ہدایات

سورۂ آلِ عمران کی اِس آخری آیت میں اہلِ ایمان کو فلاحِ اُخروی کے حصول کے لیے چار ہدایات دی گئیں :

i- اللہ کی راہ میں استقامت کے ساتھ ڈٹے رہو۔

ii- صبر و استقامت میں کفار سے بازی لے جاؤ۔

iii- آپس میں مربوط رہو اور نظم کی پابندی کرتے رہو۔

iv- اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو۔

اللہ ہمیں اِن ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں فوز و فلاح کی نعمت مرحمت فرمائے۔آمین!

سورۃ النساء

قرآنِ کریم کو زینت دینے والی سورۂ مبارکہ

سورۂ نساء کی عظمت کے حوالے سے سنن دارمی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

وَالنِّسَاءُ مُحَبِّرَۃٌ ...... ''اور سورہ ٔ نساء قرآنِ حکیم کو سجاوٹ دینے والی ہے''۔

سورۂ مبارکہ کے مضامین کا تجزیہ :

آیات	۱-۴۳	اسلام کی معاشرتی ہدایات جن کا ہدف ہے معاشرہ کے ہر فرد کے مال، جان اور آبرو کا احترام اور تحفظ
آیات	۴۴-۵۷	یہود کے جرائم کا بیان
آیات	۵۸-۱۴۹	اہلِ ایمان سے خطاب۔ منافقین کی تین کمزوریوں کی مذمت۔ یہ کمزوریاں ہیں: اطاعتِ رسول ﷺ سے گریز، ہجرت سے پہلوتہی اور اللہ کی راہ میں جنگ سے فرار۔
آیات	۱۵۰-۱۷۶	اہلِ کتاب کے جرائم اور اہلِ ایمان کے لیے ہدایات

آیت ۱

مساواتِ انسانی کی اساسات

اِس آیت میں تمام لوگوں کو اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی دو بار تلقین کی گئی۔ یہ حقیقت بھی واضح کی گئی کہ تمام انسان برابر ہیں کیوں کہ سب کا خالق اللہ ہے اور سب کے والدین حضرت آدم اور اماں حوا سلامٌ علیھما ہیں۔ نسل کی بنیاد پر کسی انسان کو دوسرے انسان پر فضیلت حاصل نہیں ہے۔ اِس آیت میں تقویٰ کا ایک مظہر یہ بھی بتایا گیا کہ رحمی رشتوں کا پورا ادب و احترام ملحوظ رکھا جائے۔

آیات ۲ تا ۱۰

خواتین اور یتیموں کے حقوق

ان آیات میں خواتین اور یتیموں کے حقوق کا بیان ہے۔

خواتین کے مندرجہ ذیل حقوق کا بیان ہوا :

i- ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں اُن کے درمیان عدل لازم ہے۔

ii- بیویوں کو اُن کے مہر خوشی خوشی ادا کرو۔

iii- وراثت کا مال تھوڑا ہو یا زیادہ، اُس میں جس طرح مردوں کا حصہ ہے اِسی طرح عورتوں کا بھی حصہ ہے۔

یتیموں کے درجِ ذیل حقوق بیان کیے گئے :

i- یتیموں کا مال مت کھاؤ۔

ii- یتیموں کے اچھے مال کو اپنے ردّی مال سے مت بدل لو۔

iii- اگر عدل نہ کرنے کا اندیشہ ہو تو یتیم لڑکیوں یا یتیموں کی ماؤں سے نکاح مت کرو۔

iv- یتیم کے مال کی حفاظت کرو جب تک کہ وہ سمجھ دار نہ ہو جائیں۔

v- یتیم کے مال کی حفاظت کا معاوضہ نہ لو۔ البتہ اگر کوئی تنگدست ہو تو مناسب حد تک لے سکتا ہے۔

vi- جب یتیم سمجھ دار ہو جائے تو گواہوں کی موجودگی میں اُس کا مال اُس کے حوالے کر دیا جائے۔

vii- یتیموں کا اِسی طرح خیال رکھو جیسے تم اپنے بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تمنا کرو گے اُس صورت میں کہ اگر خدانخواستہ تمہارا انتقال ہو جائے اور وہ یتیم ہو جائیں۔

viii- یتیم کا مال کھانے والے درحقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور روزِ قیامت جہنم میں داخل ہوں گے۔

آیات ۱۱ تا ۱۲

احکاماتِ وراثت

اِن آیات میں اللہ نے وراثت کے اُصولی احکامات عطا فرمائے ہیں۔ وراثت میں اولاد، والدین، شوہر اور بیوی کے حصوں کا تناسب بیان کیا گیا۔ اِسی طرح اگر مرنے والے کے والدین یا اولاد نہ ہو تو ایسے شخص کو کلالہ کہا جائے گا۔ کلالہ کی وراثت اُس کے بہن بھائیوں میں تقسیم ہو گی۔ ماں شریک بہن بھائیوں کے حصہ کی وضاحت آیت ۱۲ میں کر دی گئی۔ وراثت

کے تفصیلی احکامات فقہ کی کتابوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

آیات ۱۳ تا ۱۴

حدود اللہ کی اہمیت

اِن آیات میں احکاماتِ خداوندی کو حدود اللہ قرار دیا گیا۔ جو بھی ان حدود کی پاسداری کرے گا وہ ہمیشہ ہمیش کی جنت کا حق دار ہوگا۔ اِس کے برعکس جو شخص ان حدود کو پامال کرے گا ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم کے ذلت آمیز عذاب سے دوچار ہوگا۔

آیات ۱۵ تا ۱۶

بدکاری کی سزا

اِن آیات میں کھلی بے حیائی کرنے والوں کے لیے سزاؤں کا ذکر ہے۔ اگر مسلمان عورت کسی غیر مسلم سے بدکاری کی مرتکب ہو اور چار مرد اِس جرم کے گواہ ہوں تو اُسے تاحیات گھر میں قید کردیا جائے اِلّا یہ کہ شریعت میں اُس کے لیے کوئی اور حکم آجائے (بعد ازاں سورۂ نور میں زنا کی سزا بیان کردی گئی اور یہ حکم منسوخ ہوگیا)۔ اِسی طرح مسلمان مرد اور عورت باہم بدکاری کریں یا دونوں مسلمان باہم ہم جنس پرستی کا جرم کریں تو اُن کو بھی تکلیف دہ سزا دو یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں۔

آیات ۱۷ تا ۱۸

توبہ کا بیان

آیت ۱۷ میں فرمایا گیا کہ اگر کوئی انسان نادانی میں گناہ کرے اور پھر فوری طور پر سچی توبہ کرے تو اللہ ضرور اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ سچی توبہ کی شرائط حسبِ ذیل ہیں:

i- گناہ پر حقیقی ندامت اور افسوس ہو۔

ii- آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا جائے۔

iii- گناہ کو عملاً ترک کردیا جائے۔

iv- کسی بندے کے ساتھ زیادتی کی صورت میں اُس کا حق لوٹایا جائے یا اُس سے معاف

کرایا جائے۔

آیت ۱۸ میں فرمایا کہ ایسے شخص کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی جو عین موت کے وقت توبہ کرے یا مرے اِس حال میں کہ وہ کافر ہو۔

آیات ۱۹ تا ۲۱

خواتین کے حقوق

اِن آیات میں خواتین کے مندرجہ ذیل حقوق بیان کیے گئے :

i- کسی عورت کو اُس کی مرضی کے بغیر زبردستی گھر میں قید نہ کیا جائے۔ اِس کی کئی صورتیں ہیں۔ سوتیلی ماں کو گھر سے جانے نہ دینا تا کہ اُسے ملنے والا وراثت کا مال گھر سے نکل نہ جائے۔ بہن یا بیٹی کا نکاح نہ کرنا تا کہ اُس کی ملکیت کا مال گھر سے نہ نکل جائے۔ بیوی کو اُس کی علیحدگی کی خواہش کے باوجود طلاق نہ دینا کیونکہ وہ اپنی ملکیت کا مال لے کر چلی جائے گی۔ کسی خاتون سے زبردستی نکاح کر لینا تا کہ اُس کے مال پر قبضہ کر لیا جائے وغیرہ۔

ii- کوئی عورت کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرے تو پھر اُسے زبردستی گھر میں محصور کیا جا سکتا ہے یا شوہر ایسی عورت سے دیا ہوا مال لے سکتا ہے۔ حدِ زنا آنے کے بعد یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا۔

iii- بیویوں سے حسنِ سلوک کیا جائے۔ اگر وہ آج تمہیں ناپسند ہیں تو ممکن ہے کہ کل اُن کا کوئی خیر ظاہر ہو جائے۔

iv- اگر بیوی کو طلاق دی جا رہی ہو تو جو بھی مہر یا تحائف اُسے دیئے ہیں اُن میں سے کوئی شے اُس سے واپس نہ لی جائے۔

آیات ۲۲ تا ۲۵

کن خواتین سے نکاح حرام ہے

آیت ۲۲ میں فرمایا کہ سوتیلی ماں سے نکاح مت کرو۔ یہ بہت بڑی بے حیائی اور اللہ کو ناراض کرنے والا عمل ہے۔ آیت ۲۳ اور ۲۴ میں بارہ ابدی محرم خواتین (جن سے کبھی بھی نکاح نہیں

ہوسکتا) اور دو عارضی محرم خواتین (جن سے وقتی طور پر نکاح نہیں ہوسکتا) کی فہرست دی گئی ہے۔ ابدی محرم خواتین میں ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، رضاعی ماں، رضاعی بہن، خوشدامن، سوتیلی بیٹی (جس کی والدہ سے تعلق قائم کیا جاچکا ہو) اور بہو شامل ہیں۔

دو عارضی محرم خواتین حسبِ ذیل ہیں:

i- بیوی کی بہن۔ دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا حرام ہے۔ اگر ایک خاتون کو طلاق دے دی جائے یا اُس کا انتقال ہوجائے تو پھر اُس کی بہن سے نکاح ہوسکتا ہے (حدیثِ نبوی ﷺ میں بیوی کی بہن کے علاوہ اُس کی پھوپھی، بھتیجی، خالہ اور بھانجی سے بھی نکاح کی ممانعت آئی ہے۔)

ii- منکوحہ خاتون۔ اگر منکوحہ خاتون کا شوہر فوت ہوجائے یا اُسے طلاق دے دے تو عدت کے بعد اُس خاتون سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔

آیت ۲۴ میں مزید فرمایا کہ اِن محرمات کے علاوہ دیگر خواتین سے نکاح ہوسکتا ہے بشرطیکہ اُنہیں طے شدہ مہر ادا کیا جائے اور ارادہ گھر بسانے کا ہو نہ کہ محض وقتی لذت لینے کا۔ اگر بیوی طے شدہ مہر میں سے کچھ چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں۔

آیت ۲۵ میں فرمایا کہ اگر آزاد مسلمان عورت سے نکاح کی حیثیت نہ ہو تو کسی مسلمان کنیز سے اُس کے مالک کی اجازت سے نکاح کرلیا جائے۔ کنیز سے نکاح میں مالی بار کم پڑتا تھا کیونکہ اُس کا مہر کم مقرر ہوتا تھا اور اُس کا خرچ مالک برداشت کرتا تھا۔ البتہ نکاح کے بعد کنیز، مالک کی خدمت تو کرسکتی ہے لیکن اُس کا جنسی تعلق صرف شوہر کے ساتھ ہوگا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ صبر ہی کیا جائے اور کنیز سے نکاح نہ کیا جائے۔